بد دعا

سارہ گوہر

955، کوچہ روح اللہ، تراہا بیرم خان، سیکنڈ فلور، دریا گنج، دہلی

ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک زمیندار اپنی بیوی اور پانچ بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے پانچ لڑکے تھے جو نہ سن سکتے تھے نہ بول سکتے تھے۔ زمیندار اور اس کی بیوی ہمیشہ سوچتے تھے۔ ہم دونوں تو سُن بول سکتے ہیں، مگر ہمارے بچے ایسے کیوں ہیں۔ زمیندار نے اپنے بچوں کا علاج کرانے کی بھی کوشش کی، مگر ڈاکٹر نے صاف کہہ دیا یہ پیدائشی مرض ہے۔ اِن کا علاج ہونا ناممکن ہے۔ زمیندار اور اس کی بیوی اپنے گونگے بچوں کے لیے بہت زیادہ پریشان رہتے تھے۔ وہ ہر وقت اللہ سے روتے ہوئے دُعا کرتے رہتے تھے۔ دونوں یہی سوچتے رہتے تھے کیسے زندگی کٹے گی ہمارے بچوں کی۔ ہر وقت یہی سوچتے رہتے تھے۔ ہم نے ایسی کون سی غلطی کی ہے، جس سے ہمارے بچے بہرے اور گونگے پیدا ہوئے ہیں۔

ایک رات زمیندار اور اس کی بیوی نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کے بعد دونوں سو گئے۔ زمیندار کو خواب میں ایک لڑکا نظر آیا جو زمیندار کے ابّا کے سامنے رو رہا تھا اور اس لڑکے کے گھر والے اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ صبح زمیندار اُٹھا تو اُس نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی۔ اُس کی بیوی نے کہا، ارے خواب تو ایسے ہی ہوتے ہیں آپ اتنا مت سوچئے۔

پورے دن زمیندار سوچتا رہا کون تھا وہ لڑکا۔ اس خواب کو ایک ہفتہ ہوگیا تھا، لیکن زمیندار کی نظروں کے سامنے اُس لڑکے کا چہرہ گھومتا رہتا تھا۔

ایک روز زمیندار اپنے ابّا کے دوست کے گھر گیا جنھیں وہ چچا جان کہتا تھا، وہاں اس نے اپنے خواب کا ذکر کیا تو اس پہ چچا جان نے کہا بیٹا ایسا ایک حادثہ تمہارے ابّا کے زمانے میں ہوا تھا۔ اس وقت بھی ایک چھوٹا لڑکا کھڑا رو رہا تھا اور اس کے گھر والے اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ خیر وہ بات الگ تھی اور خواب تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ زمیندار نے کہا نہیں چچا جان یاد کیجیے اس دن کیا ہوا تھا۔ یہ خواب مجھے بہت پریشان کر رہا ہے۔ یاد کیجیے چچا جان۔

بیٹا جیسا کہ تم جانتے ہو تمہارے ابّا کو سب

زمیندار خان صاحب کے نام سے بلاتے تھے اور اس کو اپنے رُتبے اور پیسے پہ بھی بہت گھمنڈ تھا۔ تمہارے ابّا کے یہاں بہت سے لوگ کام کرتے تھے۔ ان میں سے بہت سے کسان بھی تھے۔ انہی کسانوں میں ایک گونگا اور بہرہ بھی تھا جو تمہارے ابّا کے یہاں کام کرتا تھا۔ وہ تمہاری زمین پہ کھیتی کرتے لیکن فصل جب بھی خراب ہوتی تو اُس کا ہرجانہ گونگے اور دوسرے کسانوں کو کوڑے کھا کر چکانا پڑتا تھا۔

کہ ایسا مت کرو خان صاحب بددُعا مت لو غریبوں کی۔ کہنے کو تو ہم دونوں بہت اچھے دوست تھے، مگر وہ میری بھی نہیں سنتے تھے۔

روز کی طرح عورتیں تمہارے گھر کام کرنے گئیں۔ اس گونگے کا ایک بیٹا تھا جو بارہ سال کا تھا وہ بھی اپنی ماں اور چھوٹی بہنوں کے ساتھ تمہارے گھر جایا کرتا تھا۔ بس کیا تھا وہ اپنی گیند کے ساتھ کھیل رہا تھا، کھیلتے کھیلتے وہ گیند تمھیں لگ گئی۔ تم

تمہارے ابّا جانتے ہوئے بھی کہ بارش نہ ہونے سے فصل خراب ہو جاتی ہے پھر بھی وہ ان سب کو کوڑے مارتے تھے کہ اگلی بار فصل خراب نہ ہو۔ اس گونگے کے گھر کی عورتیں تمہارے یہاں نوکرانی کا کام کرتی تھیں اگر اُن عورتوں سے برتن غلطی سے ٹوٹ جاتے تھے تب بھی ان کو مارا جاتا تھا۔ بیٹا ذرا ذرا سی بات پہ اُن پر ظلم کیا جاتا تھا۔ تم تو چھوٹے تھے، تمھیں کچھ بھی یاد نہیں ہوگا، لیکن میں تمہارے ابّا کو بہت سمجھاتا تھا

رونے لگے اور گھر کے سب لوگ جمع ہو گئے۔ میں بھی اس وقت تمہارے ابّا کے ساتھ باہر تھا۔ ہم دونوں نے آواز سُنی تو اندر گئے۔ تمہاری امّی نے بتایا کہ گیند لگ گئی۔ بس سنتے ہی خان صاحب غصّے سے تلملا اُٹھے اور اس چھوٹے سے بچے کو مارنے لگے۔ بچے کے گھر والے تمہارے ابّا کے ہاتھ پیر جوڑنے لگے، میں نے بھی سمجھایا کہ غلطی سے گیند لگ گئی چھوڑ دو بچّے کو مت مارو، لیکن بیٹا تمہارے

ابّا نے کسی کی نہ سنی اور اس کو تب تک مارا جب تک وہ بے ہوش نہ ہوگیا۔ اتنے میں اس لڑکے کا باپ بھی پہنچ گیا تھا اور اپنے بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھ کر وہ تو پاگل ہوگیا تھا اور خان صاحب کے ہاتھ پیر جوڑنے لگا۔ اپنے بچے کو فوراً ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ وہاں ڈاکٹر نے جواب دے دیا کہ تمہارا بچہ مر گیا ہے۔ یہ سنتے ہی گونگا اور اس کے گھر والے کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ بیچارے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اپنے بچے کو لیے وہ تمہارے ابّا کے پاس آئے اور انھوں نے بددُعا دی کہ تمہاری آنے والی نسلیں گونگی اور بہری ہوں گی یہ ہماری دل سے بددُعا ہے اور ہم تم کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

زمیندار دوسرے دن لوگوں سے پوچھتے ہوئے اس گونگے کسان کے گھر پہنچا اور اِشارے میں بتایا کہ میں زمیندار خان کا بیٹا ہوں۔ گونگا یہ سمجھ کر اس کو اپنے گھر سے جانے کو کہنے لگا تو زمیندار اس کے آگے ہاتھ جوڑ کے معافی مانگنے لگا۔ کہا میں اپنے ابّا کی غلطی کی معافی مانگنے آیا ہوں اُن کو معاف کردو، اب وہ اس دنیا میں بھی نہیں ہیں، لیکن آپ انھیں معاف کردو۔ اگر معاف کردیں گے تو کیا پتہ ان کی آخرت سدھر جائے۔ گونگے نے روتے ہوئے اِشارے میں کہا کہ وہ ہمارا اکلوتا بیٹا تھا۔ ہم سب اس کو بہت چاہتے تھے لیکن تمہارے ابّا نے اس کو ایک غلطی کی سزا ایسی دی، جس سے وہ مر گیا۔ ہم اُس شخص کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ زمیندار روتے ہوئے بس معافی مانگتا رہا، گونگے کی بیوی نے گونگے کو اِشارے میں کہا معاف کردو ورنہ ہم اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے.... گونگے کی بیوی نے زمیندار سے اِشارے میں کہا کہ ہم نے تمھیں اللہ کے لیے معاف کیا۔ بس اب تم جاؤ یہاں سے۔

دوسرے دن زمیندار پھر ان کے گھر اور اشارے میں کہا کہ آپ کی تینوں بیٹیوں کی شادی کرانا چاہتا ہوں۔ اچھے سے گھر میں۔ مجھے بس آپ لوگوں کی اِجازت چاہیے۔ گونگے نے کہا کون شادی کرے گا میری بچیوں سے۔ یہ بھی تو گونگی ہیں زمیندار نے کہا وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیجیے۔

وقت گزرتا رہا اور گونگے کی لڑکیوں کی شادی زمیندار نے ایک اچھے سے گھر میں کرادی اور گونگے کو اپنی ایک زمین دی اور کہا کہ یہ اب آپ لوگوں کی ہے، جو چاہیے اس زمین پر بوؤ اور پیداوار کے بعد کھاؤ اور نفع اُٹھاؤ۔ گونگے کے گھر والوں نے اس زمیندار کو بہت دعائیں دیں۔ اس طرح اُس گونگے کسان کے حالات بدل گئے۔ بچو! ہمیشہ اچھا سوچنا چاہیے اور کسی کو بددعا نہیں دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سب کی سنتا ہے۔

○○